ہر نیک وفاجر کے پیچھے نماز پڑھو حدیث کی شرح اور فاسق کی امامت کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ فاسق کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟ اگر منع ہے، تو بعض لوگ اس حوالے سے حدیث بیان کرتے ہیں، جس میں فرمایا گیا کہ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھو۔ (الحدیث) پھر اس حدیث کی کیا وضاحت ہوگی؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فاسق یعنی جو شخص گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا ہو یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا ہو، اُس کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع و مکروہ ہے کہ حدیث پاک میں نیک پرہیزگار افراد کو امام بنانے کا حکم دیا گیا ہے اور فاسق کو امام بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر فاسق دو طرح کا ہوتا ہے:

(1) فاسق غیر معلن یعنی جو چھپ کر / غیر اعلانیہ طور پر گناہ کرنے والا ہو۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

(2) فاسق معلن یعنی جو اعلانیہ طور پر گناہ کرنے والا ہو۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔

اور جہاں تک اس روایت کی بات ہے کہ جس میں فرمایا گیا کہ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھو۔ (الحدیث) یہ حکم عمومی حالات کے متعلق نہیں ہے، بلکہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب کوئی ظالم فاسق بادشاہ خود یا اس کی طرف سے مقرر کردہ فاسق شخص امام بن جائے اور اسے ہٹانے پر قدرت نہ ہو اور اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنے پر بادشاہ کی طرف سے ظلم اور فتنے کا اندیشہ ہو، تو مجبوراً فتنے سے بچنے کے لیے اُس کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی جیسا کہ بعض اکابر نے اس حدیث کی شرح میں یہ بیان فرمایا کہ اس سے مراد ظالم بادشاہ ہے نیز اس معنیٰ کی تائید اس حدیث کے مختلف طرق اور دیگر روایات سے بھی ہوتی ہے اور پھر نیچے دیئے گئے دلائل میں صحیح حدیث درج ہے کہ جس میں فاسق کی امامت کو ممنوع قرار دیا گیا، لیکن وہاں ظالم بادشاہ / حکمران کا استثناء کرتے ہوئے اس کے ظلم سے بچنے کے لیے اس کے پیچھے

نماز کی اجازت کا ذکر موجود ہے اور بعض اسلاف کے حوالے سے جو اس طرح کا منقول ہے کہ انہوں نے ظالم حکمرانوں جیسے حجاج بن یوسف وغیرہ کے پیچھے نمازیں ادا کی ہیں، ان کے بارے میں بھی یہی توجیہ ہے کہ ظلم و فتنے سے بچنے کے لیے انہوں نے ایسا کیا، ورنہ عمومی حالات میں کسی بزرگ سے ایسا کوئی فعل منقول نہیں ہے۔

اوپر بیان کردہ شرعی حکم کی تفصیل مع دلائل و جزئیات درج ذیل ہے :

نیک پرہیزگار کو امام بنانے کا حکم ہے۔ چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ”اجعلوا ائمتکم خیارکم“ترجمہ : اپنے میں بہترین (اوصاف والوں / تقوے والوں) کو اپنا امام بناؤ۔ (کنز العمال، ج 7، ص 596، رقم الحدیث : 20432، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

فاسق کی امامت ممنوع و مکروہ ہے۔ سنن ابن ماجہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں : ”لا یؤم فاجر مومنا إلا أن یقھرہ بسلطان یخاف سیفہ وسوطہ“ترجمہ : کوئی فاسق کسی مسلمان کی امامت نہ کرے، مگر اس حالت میں کہ وہ اپنی سلطنت (طاقت) کے زور سے اس پہ غلبہ پالے کہ وہ اس کی تلوار اور تازیانے کا خوف رکھتا ہو۔ (سنن ابن ماجہ، ج 1، ص 343، رقم الحدیث : 1081، دار احیاء الکتب العربیۃ، بیروت)

حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی میں ہے : ”کرہ إمامة الفاسق العالم لعدم اهتمامه بالدين فتجب إهانته شرعا فلا يعظم بتقديمه للامامة وإذا تعذر منعه ينتقل عنه إلى غير مسجده للجمعة وغيرها“ترجمہ : فاسق عالم کی امامت کو مکروہ قرار دیا گیا ہے، کیونکہ وہ دین کی پرواہ نہیں کرتا، پس شرعی طور پر اس کی اہانت واجب ہے، امامت کے لیے آگے کر کے اُسے تعظیم نہیں دی جائے گی اور جب اُسے امامت سے روکنا ممکن نہ ہو، تو جمعہ اور دیگر نمازوں کے لیے اس کی مسجد کے علاوہ کسی اور مسجد میں جانا ہو گا۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص 302، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فاسق معلن و غیر معلن کے پیچھے نماز کی کراہت کی تفصیل بیان کرتے ہوئے امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں : ”فاسق وہ کہ کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور وہی فاجر ہے اور کبھی فاجر خاص زانی کو کہتے ہیں، فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے پھر اگر معلن نہ ہو یعنی وہ گناہ چھُپ کر کرتا ہو معروف و مشہور نہ ہو تو کراہت تنزیہی ہے یعنی خلاف اولیٰ، اگر فاسق معلن ہے کہ علانیہ کبیرہ کا ارتکاب یا صغیرہ پر اصرار کرتا ہے تو اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پڑھ لی تو پھیرنی واجب۔“ (فتاوی رضویہ، ج 6، ص 601، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

حدیث پاک : "صلوا خلف کل بر و فاجر" **بادشاہوں اور حکمرانوں کے متعلق ہے۔ چنانچہ مجمع بحار الانوار میں ہے :**

"(صلوا خلف کل بر و فاجر) ای سلطان جائر یجمع الناس و یؤمہم فی الجمعۃ والاعیاد" **ترجمہ : ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھو یعنی ظالم سلطان کے پیچھے نماز پڑھ لو کہ جو لوگوں کو جمع کرے اور جمع اور عیدین میں ان کا امام بن جائے۔** (مجمع بحار الانوار، ج 5، ص 506، مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ)

الاعتقاد الخالص میں ہے : "نعتقد جواز الجمعۃ و العیدین و وغیرھما خلف کل امام مسلم برا کان او فاجرا و ھذا اذا کان الامام الخلیفۃ و السلطان" **ترجمہ : ہم جمعہ اور عیدین اور ان کے علاوہ نمازیں ہر مسلمان امام کے پیچھے پڑھنے کے جواز کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ یہ اس صورت میں ہے، جبکہ امام خلیفہ اور سلطان ہو۔** (الاعتقاد الخالص، ص 293، مطبوعہ قطر)

اس حدیث مبارک کے سیاق و سباق اور مختلف طرق اور اس کی ہم معنیٰ دیگر روایات کو ملاحظہ کرنے سے بھی اس معنیٰ کی تائید ہوتی ہے کہ یہاں بادشاہوں کی بات چل رہی ہے۔ چنانچہ اس حدیث کے مختلف الفاظ ملاحظہ کیجئے : "صلوا خلف کل بر و فاجر، و صلوا علی کل بر و فاجر و جاھدوا مع کل بر و فاجر" **ترجمہ : ہر نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھو اور ہر نیک و بد کی معیت میں جہاد کرو۔** (سنن دار قطنی، ج 2، ص 405، رقم الحدیث : 1768، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

اس روایت کے منقول مختلف الفاظ :

ایک سند سے اس روایت کے الفاظ کچھ یوں منقول ہیں : "الصلاۃ واجبۃ علیکم مع کل مسلم برا کان او فاجرا و الجھاد واجب علیکم مع کل امیر برا او کان فاجرا" **ترجمہ : تم پر ہر مسلمان کے ساتھ نماز پڑھنا واجب (ثابت) ہے، خواہ وہ نیک ہو یا بد اور تم پر سلطان کی معیت میں جہاد (کے لیے نکلنا) واجب ہے، خواہ وہ نیک ہو یا بد۔** (سنن دار قطنی، ج 2، ص 402، رقم الحدیث : 1764، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ایک طریق میں یہ الفاظ وارد ہوئے : "من اصل الدین الصلاۃ خلف کل بر و فاجر و الجھاد مع کل امیر و لک اجرک" **ترجمہ : ہر نیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھنا ہے اور ہر سلطان کی معیت میں جہاد کرنا دین کی اصل میں سے ہے اور تمہارے لیے تمہارا اجر ہے۔** (سنن دار قطنی، ج 2، ص 403، رقم الحدیث : 1765، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

مزید ایک سند سے اس کے الفاظ یوں منقول ہیں : "صلوا مع کل امام و جاھدوا مع کل امیر" **ترجمہ : ہر امام کے ساتھ نماز پڑھو اور ہر سلطان کی معیت میں جہاد کرو۔** (سنن دار قطنی، ج 2، ص 403، رقم الحدیث : 1766، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں : "ثلاث من السنة: الصف خلف کل امام لک صلاتک وعلیہ اثمہ والجھاد مع کل امیر لک جھادک وعلیہ شرہ" ترجمہ : تین باتیں سنت میں سے ہیں : ہر امام کے پیچھے نماز کی صف میں کھڑا ہونا، تیرے لیے تیری نماز ہے اور اس پر اس کا گناہ ہے اور ہر امیر کی معیت میں جہاد کرنا، تیرے لیے تیرا جہاد ہے اور اس پر اس کا شر ہے۔ (سنن دار قطنی، ج 2، ص 405، رقم الحدیث : 1769، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

ایک روایت میں یوں ارشاد فرمایا گیا : "سیلیکم بعدي ولاة فیلیکم البر ببرہ والفاجر بفجورہ فاسمعوا لہ وأطیعوا اما وافق الحق وصلوا وراءھم" ترجمہ : میرے بعد تم پر کچھ حکمران ہوں گے، پس نیک اپنی نیکی کے ساتھ حکمرانی کرے گا اور جو بد اپنی بدی کے ساتھ حکمرانی کرے گا، تم ان کی بات سنو اور اطاعت کرو، جب تک وہ حق کے موافق عمل کریں اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے رہو۔ (جمع الجوامع، ج 5، ص 360، رقم الحدیث : 14993 مطبوعہ القاھرۃ)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں : "اس حدیث کا شروع کا ٹکڑا یہ ہے "جاھدوا مع کل بر اکان او فاجرا" یعنی ہر سلطان کے ساتھ جہاد کرو، چاہے وہ نیک ہو یا بد۔ اسی سے پتا چلتا ہے کہ یہاں بادشاہوں کا ذکر ہے۔" (اظہار الحق الجلی، ص 17، سوال نمبر 33، بزم عاشقانِ مصطفیٰ، لاھور)

فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے سے فرض اتر جائے گا، لیکن کراہت ہوگی۔ علامہ سندی رحمۃ اللہ علیہ فاسق کی امامت کے ممنوع ہونے والی روایت پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں : "والذی عند کثیر من العلماء محمول علی الکراھۃ و الا فالصلاۃ صحیحۃ" ترجمہ : کثیر علماء کے نزدیک یہ حدیث کراہت پر محمول ہے، ورنہ نماز درست ہو جائے گی (یعنی فرض ذمے سے اتر جائے گا)۔ (حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجہ، ج 1، ص 334، تحت الرقم : 1081، دار الجیل، بیروت)

مبسوط سرخسی میں ہے : "تقدیم الفاسق جائز عندنا ویکرہ" ترجمہ : فاسق کو امامت کے لیے آگے بڑھانا ہمارے نزدیک جائز، لیکن مکروہ ہے۔ (المبسوط للسرخسی، ج 1، ص 40، دار المعرفۃ، بیروت)

حدیث پاک : "صلوا خلف کل بر و فاجر" اور فاسق کے پیچھے نماز کے جواز پر فقہائے کرام کے قول کی وضاحت کرتے ہوئے امامِ اہلسنت علیہ الرحمۃ ہیں : "یہ جواز اس معنیٰ پر ہے کہ فرض اتر جائے گا، نہ یہ کہ کوئی کراہت نہیں۔۔۔۔

اصل بات یہ ہے کہ نمازِ عام کی امامت سلاطین خود کرتے ہیں یا وہ جسے وہ مقرر کریں اور بعض وقت حُکّام بدمذہب یا

فاسق بھی ہوئے، اُن کے پیچھے نماز پڑھنے سے وہی اندیشہ تھا تلوار اور تازیانہ کا، جو حدیث میں گزرا۔ اسی بنا پر یہ حدیث آئی ہے کہ ضرورت کے وقت ان کے پیچھے پڑھ لے۔" (اظہار الحق الجلی، ص 17، سوال نمبر 33، بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ، لاھور)

اسی حوالے سے فتاوی رضویہ شریف میں امامِ اہلسنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "زمانہائے خلافت میں سلاطین خود امامت کرتے اور حضور عالمِ مکان و ما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ ان میں فسّاق و فجّار بھی ہونگے فرمایا کہ "ستکون علیکم امراء یؤخرون الصلوٰۃ عن وقتھا" (تم پر ایسے امراء وارد ہوں گے جو نمازوں کو وقت سے مؤخر کرینگے۔ ت) اور معلوم تھا کہ اہل صلاح کے قلوب ان کی اقتداء سے تنفر کریں گے اور معلوم تھا کہ اُن سے اختلاف آتشِ فتنہ کو مشتعل کرنے والا ہوگا اور دفع فتنہ دفع اقتداء فاسق سے اہم و اعظم تھا۔ قال اللہ تعالیٰ: ﴿وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾ (فتنہ قتل سے بڑا و بدتر ہوتا ہے۔ ت) لہذا دروازہ فتنہ بند کرنے کے لئے ارشاد ہوا: "صلوا خلف کل بر وفاجر" (ہر نیک و فاجر کے پیچھے نماز ادا کرو۔ ت) یہ اس باب سے ہے: "من ابتلی ببلیتین اختار اھونھما" (جو شخص دو مصیبتوں میں بتلا ہو جائے تو ان میں آسان کو اختیار کرے۔ ت) اور فقہا کا قول: "تجوز الصلاۃ خلف کل بر و فاجر" (ہر نیک و فاجر کے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے۔) اُسی معنی پر ہے جو اوپر گزرے کہ نماز فاسق کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے، اگرچہ غیر معلن کے پیچھے مکروہ تنزیہی اور معلن کے پیچھے مکروہِ تحریمی ہوگی۔" (فتاوی رضویہ، ج 6، ص 519، رضا فاونڈیشن، لاھور)

بعض اسلاف (صحابہ کرام و علمائے امت) سے جو منقول ہے کہ انہوں نے فاسقوں / بدعتیوں کے پیچھے نمازیں پڑھیں، تو اس کی توجیہ یہ ہے کہ ظلم و فتنے سے بچنے کے لیے انہوں نے ایسا کیا۔ حاشیۃ الشلبی میں ہے: "(و کان ابن عمر و انس یصلیان الجمعۃ خلف الحجاج) و قد کان فی غایۃ الجور و الظلم، ذکر الترمذی انہ قتل ماۃ الف و عشرین الفا"

ترجمہ: حضرت ابن عمر و حضرت انس رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور وہ انتہا درجے کا ظالم و جابر شخص تھا، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ ایک لاکھ ساٹھ ہزار افراد کو قتل کیا۔ (حاشیۃ الشلبی، ج 1، ص 135، مطبوعہ القاھرۃ)

فتاوی مصطفویہ میں حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ فاسق کی امامت پر تفصیلی کلام کرتے ہوئے مختلف کتب کی عبارات نقل کر کے فرماتے ہیں: "جازت کے بعد و لا تفسد فرمایا، جو باعلیٰ ندا منادی کہ یہاں جواز بمعنیٰ صحت ہی مراد ہے، ہرگز بمعنیٰ حل نہیں، ان کی اس عبارت سے جہاں یہ بات معلوم ہوئی کہ تقدیم پر کراہت موقوف نہیں اور نفسِ تقدیم ہی مکروہ

نہیں، بصورتِ تقدم بھی کراہت ہوگی۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوگیا کہ یہاں جواز بمعنیٰ حل نہیں، بلکہ بمعنیٰ صحت یجوز خلفھم الصلاۃ ای یصح۔انہیں عبارات سے روشن ہوا کہ صحابہ جو اقتداء حجاج کرتے تھے، اس کا محمل کیا ہے۔ "

(فتاوی مصطفویہ، ص188، شبیر برادرز، لاھور)

سوال ہوا کہ علمائے امت جو فاسقوں اور بد عتیوں کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، ان کا یہ فعل مکروہ یا حرام تھا یا نہیں؟ تو اسکے جواب میں امامِ اہلسنت علیہ الرحمۃ نے فرمایا: "یقیناً یہ علماء بھی اسے مکروہ جانتے، مگر سلطنت کی مجبوری سے پڑھتے، مجبوری میں ممنوع تک کی رخصت مل جاتی ہے۔" (اظہار الحق الجلی، ص67، سوال نمبر131، بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Pin-7612

تاریخ اجراء: 27 محرم الحرام 1447ھ/23 جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net